

فکری مکالمہ

غذا، اخلاق اور ارتقاء

سائنس کی دُنیا—سوشل میڈیا پر

Facebook Group 1:

https://www.facebook.com/groups/ScienceKiDuniya

Facebook Group 2:

https://www.facebook.com/groups/duniyaescience

YouTube Channel:

https://www.youtube.com/@sciencekiduniyagroup

Digital Library:

https://archive.org/details/@science_ki_duniya

Whatsapp Channel:

https://whatsapp.com/channel/0029VaQxhefDTkJviMBBs21p

تعارف

کچھ عرصہ قبل سائنس کی دُنیا کے ممبران کے درمیان ایک اہم مکالمہ ہوا، جو دراصل طفیل گھالو صاحب کا اپنا ایک نقطہ نظر پیش کرنے پر شروع ہوا۔ یہ مکالمہ کسی نتیجے پر پہنچنے کے لیے نہیں تھا، بلکہ سوچ کو وسعت دینے، سوال اٹھانے، اور سائنسی انداز فکر کو اٹھانے کی ایک مشق تھی۔ یہی سائنس کی دُنیا کی اصل روح ہے۔ جہاں ہر نقطہ نظر کو سُنا جاتا ہے، ہر دلیل کو پرکھا جاتا ہے اور ہر مکالمہ ایک نئی راہ رکھتا ہے۔

یہ مختصر کتابچہ اسی فکری تبادلہ خیال کا تحریری ریکارڈ ہے۔ اس کا مقصد بحث کو محفوظ کرنا، دیگر ممبران تک پہنچانا اور آئندہ مکالموں کے لیے بنیاد فراہم کرنا ہے۔

انتظامیہ: سائنس کی دُنیا

مورخہ: 22 اگست 2025

غذا، اخلاق اور ارتقاء

ایک فکری مکالمہ

نقطہ نظر

طفیل گھالو صاحب (ممبر)

کبھی کبھی مجھے گھن آتی ہے کہ ہم جانوروں کا گوشت کھاتے ہیں۔ یہ بھی انسانوں جیسے ہی تو ہیں۔ شرارتیں کرنا، نقل اتارنا، کھیلنا کودنا۔ سب ہم انسانوں کی طرح ہی تو ہے بس فرق یہ ہے کہ بیچارے بول نہیں سکتے۔

ردعمل

اسلام کو سمجھیں (ممبر)

سبزیوں کو کھانا چھوڑ دینا چاہیے کہ وہ بے چاریاں مخلوق ہونے کے ساتھ ساتھ زیادہ مظلوم ہیں کہ بچ بچاؤ بھی نہیں کرسکتیں ہیں، ایسے ہی وہ کروڑوں بیکٹیریا جو سانس کے ساتھ جسم میں داخل ہو کر ہماری زندگی اور اپنی موت کا سبب بن جاتے ہیں۔

استدلال

قدیر قریشی صاحب (ایڈمن)

میری دانست میں اصل مسئلہ یہ نہیں ہے کہ جانداروں کو کھانا مناسب ہے یا نہیں۔ ہماراmetabolism اس طرح ارتقاء پذیر ہوا ہے کہ ہمیں پروٹین، وٹامنز اور دیگر اشیاء کی ضرورت ہوتی ہے جو فی الحال صرف دوسرے جانداروں سے ہی حاصل ہو سکتی ہے۔ اصل مسئلہ یہ ہے کہ آیا ان جانوروں کو مار کر کھانا مناسب ہے یا نہیں جو ذہانت رکھتے ہیں اور اتنی ذہانت رکھتے ہیں کہ ذی شعور ہیں اور تکلیف محسوس کرتے ہیں۔ سبزیوں اور بیکٹیریا میں کوئی اعصابی نظام نہیں ہوتا اس لیے وہ تکلیف محسوس کرنے کے اہل نہیں ہیں تکلیف محسوس کرنے کے لیے دماغ اور اعصابی نظام چاہیے۔ اس کے برعکس مویشی تکلیف محسوس کرتے ہیں اور کچھ لوگوں کا خیال ہے کہ وہ دوسرے ساتھیوں کی تکلیف کا ادراک بھی رکھتے ہیں۔

منطق

جنید حمید (ممبر)

آرگیومینٹ کیا پیش کر رہے ہیں کہ اگر ایک مخلوق دوسری سے زیادہ ذہین ہو تو اسے یہ حق حاصل ہو جاتا ہے کہ وہ اپنے سے کم ذہانت والوں کو پھاڑ کھائے۔ اگر اسے درست مان لیا جائے تو پھر اس وقت احتجاج مت کیجیے گا اگر انسانوں سے زیادہ ذہین کوئی مخلوق ہم جیسے انسانوں کو خوراک بنالے۔

دلیل

امین اکبر (ممبر)

اگر ہم جانوروں کو نہیں کھائیں گے تو چند دہائیوں بعد جانور ہمیں کھا جائیں گے۔ انُ کے آگے جتنی مرضی بین بجاتے رہے گا۔ وہ آپ کی ایک نہیں سنیں گے۔ آپ کو پھر ہتھیار لے کر ہی میدان میں اترنا ہو گا۔ صرف نایاب جانوروں کو نہیں کھانا چاہیے مگر اس کی وجہ ان کا نایاب ہونا ہے اور بس۔

دلیل

اسلام سمجھیں (ممبر)

مسئلہ آپ کی دانست میں ہو سکتا ہے ورنہ اگر دنیا بالفرض اسی سوچ کو مد نظر رکھتے ہوئے حلال جاندار کھانا چھوڑ دیں تو چھ ماہ کے اندر اندر ہی ان کی پیدائش کا تناسب وزندگی انسانوں کی نسبت دس گنا ہو جائے گی اور انہیں کنٹرول کرنا انسانی اقلیت کے لیے ناممکن ہو جائے گا۔ ایک سال بعد صورتحال اور بھی بگڑ سکتی ہے۔ قدرت کو سمجھنا ایک الگ بات ہے، مگر قدرت کے نظام سے اختلاف کرنا گویا ایٹم بم کو چھیڑنے کے مترادف ہے۔

ماحولیاتی استدلال

قدیر قریشی صاحب (ایڈمن)

انسان جو بھی جانور کھاتے ہیں، انہیں مختلف فارمز میں پالا جاتا ہے جو کہ ایک بزنس ہے۔ انہیں جنگلوں سے پکڑ کر نہیں لایا جاتا۔ اگر لوگ یہ جانور کھانا چھوڑ دیں گے تو یہ فارمز بند ہو جائیں گے۔ ecology پر اس کا مثبت اثر پڑے گا کیونکہ مویشی بہت سبزہ استعمال کرتے ہیں اور اگر سبزے کی کھپت اور گوشت کی سپلائی کے تناسب میں دیکھیں تو گوشت پیدا کرنا بہت inefficient سسٹم ہے اور اس میں بہت waste پیدا ہوتا ہے۔ اس کے برعکس سبزیاں پیدا کرنا بہت efficient ہے۔ مویشی ماحول کی آلودگی میں بہت بڑا کردار ادا کرتے ہیں اور اگر لوگ گوشت کھانا چھوڑ دیں تو ماحول کی آلودگی کم ہو سکتی ہے۔

میرا مقصد کسی کو گوشت کھانے سے منع کرنا نہیں ہے اور نہ ہی حلال اور حرام کی بحث میں پڑنا۔ میرا مقصد صرف حقائق بیان کرنا ہے۔

دلیل

اسلام سمجھیں)(ممبر)

آپ باشعور انسان ہیں۔ کیلکولیشن میں سے فارمز کی کوانٹٹی نکال دیجئے، تو گنا بڑھوتری منہ چڑا رہی ہو گی، پھر ویسٹ پیدا نہیں ہو گا بلکہ انسان ویسٹ ہو جائیں گے۔

وضاحت کرتا چلوں۔۔ اتنے بڑے پیمانے پر ان کی خوراک کا انتظام کرنا ناممکن ہو گا، ان کی موت دنیا میں ویسے ہی اثر انداز ہو گی تعفن بن کر جیسے طاعون۔ اتنے بڑے پیمانے پر ان کو سنبھالنا ناممکن ہو گا۔

موقف

زبیر حسین صاحب (ممبر)

میں طفیل گھلو، جنید حمید اور جناب قدیر قریشی صاحب کی بات سے اتفاق کرتا ہوں۔ جانور بھی عقل و شعور رکھتے ہیں۔ ہمیں زندہ رہنے کے لیے انہیں کھانے کی کوئی ضرورت نہیں۔ تمام ضروری غذائی اجزاء ہمیں اناج، سبزیوں اور پھلوں سے حاصل ہو سکتے ہیں۔ ڈاکٹرز بھی یہی مشورہ دیتے ہیں کہ صحت مند رہنے کے لیے سبزیاں اور پھل کھائیں، اور سرخ گوشت کے ممکنہ نقصانات سے خبردار کرتے ہیں۔ پروٹین کے متبادل ذرائع بھی موجود ہیں، لہٰذا خوراک کے لیے جانوروں کو مارنے کی کوئی مجبوری نہیں۔

بھائی امین اکبر، مجھے معلوم نہیں آپ کو یہ خیال کہاں سے آیا کہ اگر ہم جانوروں کو نہ کھائیں تو وہ ہمیں کھا جائیں گے۔ جانور شاذ و نادر ہی انسانوں کو خوراک کے لیے نشانہ بناتے ہیں۔ حتیٰ کہ درندے جیسے بھیڑیے بھی عام طور پر انسانوں سے دور رہتے ہیں۔

میں ایک مثال دیتا ہوں جو ظاہر کرتی ہے کہ جانوروں نے انسانوں کا احترام سیکھ لیا ہے۔ آپ جانتے ہیں کہ عقاب خرگوش، سانپ، لومڑی اور یہاں تک کہ بکریوں جیسے جانوروں کو بھی شکار کرتے ہیں۔ لیکن کیا آپ نے کبھی کسی عقاب کو انسان پر حملہ کرتے دیکھا ہے؟ یاد رکھیں، بچے ہر عمر کے کھلے میدانوں اور پارکوں میں کھیلتے ہیں، جہاں عقاب انہیں باآسانی دیکھ سکتے ہیں — پھر بھی وہ حملہ نہیں کرتے۔

موقف

محمد حمزہ مسعود (ممبر)

مجھے یہ استدلال آج تک واضح نہیں ہو سکا کہ اگر مویشیوں کو فارمز میں اِس طور پالا جاتا ہے جس سے آلودگی کے خدشات ہوتے ہیں تو گوشت خوری میں کمی کیوں کرنی چاہیے؟ اگر مقصد آلودگی میں کمی ہے تو ایسی طریقے کیوں نہیں اپنائے جانے چاہییں، جن سے مویشی بھی پالے جائیں اور آلودگی بھی نہ ہو، بجائے اس کے کہ گوشت خوری ہی کم کر دی جائے۔ یہ تو کوئی منطقی حل معلوم نہیں ہوتا کہ گوشت خوری سے ہی اجتناب برتا جائے۔

دوسرا یہ کہ انسانوں کا ارتقاء ہمی خوروں کے طور پر ہوا ہے جس میں گوشت کھانا بھی شامل ہے۔ فی الوقت انسانوں میں ایسی میوٹیشنز موجود نہیں کہ انسان ہمہ خوروں سے سبزہ خور بن سکے تو گوشت خوری تو انسانی بقاء کی ضمانت ہے۔

یہ استدلال کہ بطور خوراک پالے جانے والے مویشیوں کی فارمنگ ختم ہو جائے تو وہ ایکو سسٹمز کا حصہ بن جائیں گے تو یہ ایکولوجیکل اعتبار سے درست نہیں ہے۔ ایسے مغالطے اِس وجہ سے پنپتے ہیں جب انسان اپنے آپ کو ایکو سسٹمز کا حصہ نہیں مان رہے ہوتے۔ ایکولوجیکل اعتبار سے درحقیقت ہم انسان خود بھی ایکو سسٹمز کا حصہ ہیں اور ہم انسان خود بھی غذائی زنجیر کے فعال رکن ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر ہم انسان گوشت خوری ترک کریں گے تو ایکو سسٹم بہتر نہیں ہو گا بلکہ ہماری جگہ وہ گوشت خور درکار ہوں گے جو مویشیوں یا مویشیوں کی جگہ لینے والے سبزہ خوروں کو کھائیں۔ فی الوقت ایکو سسٹمز میں یہ کردار انسانوں کے سوا کوئی جان دار نہیں کر پا رہا یا ایسی کوئی نوع نہیں جس کی آبادی اتنی تیزی سے بڑھے کہ وہ انسانوں کی جگہ ایکو سسٹمز میں فعال کردار ادا کرے۔

جہاں تک سبزیوں کی فارمنگ کی بات ہے تو فارمنگ کے دوران ہل چلانے اور کیمیائی کھادوں کے استعمال سے مٹی میں پائی جانے والی حیات پر جتنے برے اثرات مرتب ہو رہے ہیں، ذرا سائل۔ سائنسز پر شائع ہونے والے جرنلز کا مطالعہ کریں تو معلوم ہو گا کہ کیمیائی کھادیں اور کیمیائی ادویات کس کس طرح ارضی حیات کو نقصان پہنچا رہی ہیں اور مٹی کس کس طرح اپنی زرخیزی بلکہ اپنے بنیادی افعال سے محروم ہو رہی ہے۔ نہ صرف یہ، بلکہ آبی چکر بھی کس قدر متاثر ہو رہا ہے۔

جب فصل اگانے کے لئے ہل چلایا جاتا ہے تو جو کاربن نامیاتی مادوں کی صورت میں مٹی کے ذرات سے ملا ہوتا ہے، وہ آکسیڈیشن کے باعث کاربن۔ڈائی آکسائیڈ میں بدل کر فضائی آلودگی کو بڑھاتا ہے۔ دوسرا یہ کہ مٹی میں کے ذرات کے درمیان جو پانی نمی کی

صورت میں موجود ہوتا ہے، وہ آبی بخارات میں بدل جاتا ہے اور آبی بخارات گلوبل وارمنگ میں دیگر سبز مکانی گیسوں کی نسبت کئی گنا محرک ہیں۔ نہ صرف یہ بلکہ زیر زمین پانی کا سفر بھی تعطل یا تاخیر کا شکار ہو جاتا ہے۔

رہی اخلاقی اقدار کی بات تو اس کی آڑ کی بجائے سائنسی فورم پر ایسے موضوعات کو کم از کم سائنس تک محدود رہنا چاہیے۔